بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَاءُ عَسٰۤى اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴ | ۲۲ صفر ۱۳۹۰ھ - ۲۹ شہادت ۱۳۴۹ہش - ۲۹ اپریل ۱۹۷۰ء | نمبر ۹۷

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

تدبیر اور دُعا دونوں کو باہم ملا دینا اسلام ہے

اِنسان کو چاہیئے اِس قدر تدبیر کرے جو تدبیر کا حق ہے اور اِس قدر دعا کرے جو دُعا کا حق ہے

"جیسے پہلا آدمی جو صرف دعا کرتا ہے اور تدبیر نہیں کرتا وہ خطا کار ہے۔ اسیطرح پر یہ دوسرا جو تدبیر ہی کو کافی سمجھتا ہے وہ ملحد ہے مگر تدبیر اور دعا دونو باہم ملا دینا اسلام ہے۔ اسی واسطے مَیں نے کہا ہے کہ گناہ اور غفلت سے بچنے کے لئے اِس قدر تدبیر کرے جو تدبیر کا حق ہے اور اس قدر دعا کرے جو دعا کا حق ہے۔ اسی واسطے قرآنِ شریف کی پہلی ہی سورۃ فاتحہ میں ان دونوں باتوں کو مدِّ نظر رکھ کر فرمایا ہے ایاک نعبد وایاک نستعین۔ ایاک نعبد اسی اصل تدبیر کو بتاتا ہے اور مقدم اس کو کیا ہے کہ پہلے انسان رعایت اسباب اور تدبیر کا حق ادا کرے مگر اس کے ساتھ ہی دعا کے پہلو کو چھوڑ نہ دے بلکہ تدبیر کے ساتھ ہی اس کو مدِّ نظر رکھے۔ مومن جب ایاک نعبد کہتا ہے کہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں تو معاً اس کے دل میں گزرتا ہے کہ مَیں کیا چیز ہوں جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کروں جب تک اُس کا فضل اور کرم نہ ہو۔ اس لئے وہ معاً کہتا ہے ایاک نستعین مدد بھی تجھ ہی سے چاہتے ہیں۔ یہ اک نازک مسئلہ ہے جس کو بجز اسلام کے اَور کسی مذہب نے نہیں سمجھا اسلام ہی نے اس کو سمجھا ہے۔ عیسائی مذہب کا تو ایسا حال ہے کہ اسنے ایک عاجز انسان کے خون پر بھروسہ کر لیا اور انسان کو خدا بنا رکھا ہے۔ ان میں دعا کیلئے وہ جوش اور اضطراب ہی کب پیدا ہو سکتا ہے جو دعا کے ضروری اجزاء ہیں۔ وہ تو انشاء اللہ کہنا بھی گناہ سمجھتے ہیں لیکن مومن کی روح ایک لحظہ کیلئے بھی گوارا نہیں کرتی کہ وہ کوئی بات کرے اور انشاء اللہ ساتھ نہ کہے۔ پس اسلام کیلئے یہ ضروری امر ہے کہ اس میں داخل ہونیوالا اس اصل کو مضبوط پکڑ لے۔ تدبیر بھی کرے اور مشکلات کیلئے دعا بھی کرے اور کراوے۔ اگر ان دونوں پلڑوں میں سے کوئی ایک ہلکا ہے تو کام نہیں چلتا ہے۔ اس لئے ہر ایک مومن کے واسطے ضروری ہے کہ اس پر عمل کرے مگر اس زمانہ میں مَیں دیکھتا ہوں کہ لوگوں کی یہ حالت ہو رہی ہے کہ وہ تدبیریں تو کرتے ہیں مگر دعا سے غفلت کی جاتی ہے بلکہ اسباب پرستی اِس قدر بڑھ گئی ہے کہ تدابیرِ دنیا ہی کو خدا بنا لیا گیا ہے اور دعا پر ہنسی کی جاتی ہے اور اسکو ایک فضول شئے قرار دیا جاتا ہے یہ سارا اثر یورپ کی تقلید سے ہوا ہے۔ یہ خطرناک زہر ہے جو دُنیا میں پھیل رہا ہے۔ مگر خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ اس زہر کو دُور کرے چنانچہ یہ سلسلہ اس نے اسی غرض کیلئے قائم کیا ہے تا دنیا کو خدا تعالیٰ کی معرفت ہو اور دعا کی حقیقت اور اسکے اثر سے اطلاع ملے۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۲۶۸، ۲۶۹)

اخبارِ احمدیہ

• جیسا کہ احباب کو علم ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ آجکل مغربی افریقہ کے ممالک کا تبلیغی دَورہ فرما رہے ہیں۔ ۲۵ ماہ شہادت کی اطلاع (جو مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے گھانا کے دارالحکومت اکرا سے بذریعہ کیبل ارسال کی تھی) مظہر ہے کہ حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ۔ احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں حضور ایدہ اللہ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا اور جُملہ دیگر اہلِ قافلہ کا حافظ و ناصر ہو اور حضور کامیاب و کامران بخیر و عافیت واپس تشریف لائیں۔ آمین۔

• ربوہ ۲۴ ماہ شہادت ۱۳۴۹ ہش مطابق ۲۴ اپریل ۱۹۷۰ء عزیزہ جمیلہ بشریٰ سیفی سلمہا بنت مکرم نسیم سیفی صاحب وکیل التعلیم تحریکِ جدید اور عزیز سلیمان احمد طاہر سلمہ ابن مکرم چوہدری سلطان احمد صاحب طاہر آف کراچی کی تقریب شادی عمل میں آئی ان کا نکاح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۰ ماہ امان ۱۳۴۹ ہش (۲۰ مارچ ۱۹۷۰ء) کو پڑھا تھا۔

تقریب رخصتانہ جس میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد، ناظر و وکلاء صاحبان اور دیگر مقامی احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے ۲۴ شہادت کو بعد نماز عصر امیر مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ پہلے عزیز بشارت احمد نے قرآنِ مجید کی تلاوت کی بعدہٗ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اوّل تحریکِ جدید نے مکرم نسیم سیفی صاحب کی ایک تازہ "دعائیہ نظم بزبان والدہ جمیلہ بشریٰ سیفی" خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ آخر میں محترم امیر مقامی صاحب نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی جس میں جُملہ حاضر احباب شریک ہوئے۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اِس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے خیر و برکت کا موجب اور مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین۔

• میرا بڑا بچہ عزیزم نسیم الرحمان پی۔ اے۔ ایف ہسپتال سرگودہا میں داخل ہے اسکے گردہ میں پتھری ہے جس کا عنقریب آپریشن ہونے والا ہے۔

احبابِ جماعت سے عاجزانہ درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپریشن کامیاب رہے۔ مولا کریم عزیز کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور رحمتوں فضلوں اور برکتوں والی عمرِ دراز سے نوازے۔ آمین۔

(عبدالرحمٰن دہلوی دارالصدر غربی ربوہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۹ شہادت ۱۳۴۹ہش

شرائطِ وصیّت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے جہاں بعض نہایت اہم اور نئے مسائل کی طرف جماعت کو توجہ دلائی ہے وہاں آپ نے ایسی باتوں کی طرف بھی توجہ دلائی ہے جن کو بظاہر نظرانداز کیا گیا ہے۔ مثلاً آپ نے رسالہ الوصیت کے ضمیمہ کی شرط ۵ کی طرف بھی خاص توجہ دلائی ہے جو حسبِ ذیل ہے.

"یاد رہے کہ صرف یہ کافی نہ ہو گا کہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کا دسواں حصّہ دیا جاوے بلکہ ضروری ہو گا کہ ایسا وصیت کرنے والا جہاں تک اس کے لئے ممکن ہے پابندِ احکامِ اسلام ہو اور تقویٰ طہارت کے امور میں کوشش کرنے والا ہو اور مسلمان خدا کو ایک جاننے والا اور اس کے رسول پر سچا ایمان لانے والا ہو۔ اور نیز حقوقِ عباد غصب کرنے والا نہ ہو۔"

(رسالہ "الوصیت" ص۳۶ شرط ۵)

حقیقت یہی ہے کہ جو لوگ وصیت کے کام پر تعینات ہیں وہ اپنی کامیابی اسی میں سمجھتے ہیں کہ لوگوں سے وصیت کرا لی جائے اور بہت دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ وصیت کرنے والا اس شرط پر پورا نہیں اُترتا۔ اسی ضمن میں ایک اَور شرط بھی ہے جو حسبِ ذیل ہے:۔

"اگر کوئی شخص وصیت کر کے پھر کسی اپنے ضعفِ ایمان کی وجہ سے اپنی وصیت سے منکر ہو جائے یا اِس سلسلہ سے رُوگردان ہو جائے تو گو انجمن نے قانونی طور پر اس کے مال پر قبضہ کر لیا ہو پھر بھی جائز نہ ہو گا کہ وہ مال اپنے قبضہ میں رکھے بلکہ وہ تمام مال واپس کرنا ہو گا۔ کیونکہ خدا کسی کے مال کا محتاج نہیں۔ اور خدا کے نزدیک ایسا مال مکروہ اور ردّ کرنے کے لائق ہے۔"

(ایضاً ص۳۷، ۳۸ شرط ۱۲)

اس کے علاوہ یہ شرط بھی ہے کہ

"اگر کوئی کچھ بھی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہ رکھتا ہو اور باایں ہمہ ثابت ہو کہ وہ ایک صالح درویش ہے اور متقی اور خالص مومن ہے اور کوئی حصہ نفاق یا دنیاپرستی یا قصور اطاعت کا اس کے اندر نہ ہو تو وہ میری اجازت سے یا میرے بعد انجمن کی اتفاق رائے سے اِس مقبرہ میں دفن ہو سکتا ہے۔"

(ایضاً صفحہ ۳۹، ۴۰ شرط ۱۸)

پھر یہ شرائط بھی ہیں کہ

"انجمن کے تمام ممبر ایسے ہوں گے جو سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوں اور پارسا طبع اور دیانتدار ہوں - اور اگر آئندہ کسی کی نسبت یہ محسوس ہو گا کہ وہ پارسا طبع نہیں ہے یا یہ کہ وہ دیانتدار نہیں یا یہ کہ وہ ایک چالباز ہے اور دنیا کی ملونی اپنے اندر رکھتا ہے تو انجمن کا فرض ہو گا کہ بلاتوقف ایسے شخص کو اپنی انجمن سے خارج کرے اور اس کی جگہ اَور مقرر کرے۔"

(ایضاً ص۳۷ شرط ۱)

"چونکہ انجمن خدا کے مقرر کردہ خلیفہ کی جانشین ہے اس لئے انجمن کو دنیاداری کے رنگوں سے بکلّی پاک رہنا ہو گا اور اس کے تمام معاملات نہایت صاف اور انصاف پر مبنی ہونے چاہئیں۔" (ایضاً شرط ۱۳)

"انجمن میں کم سے کم ہمیشہ ایسے دو ممبر رہنے چاہئیں جو علمِ قرآن اور حدیث سے بخوبی واقف ہوں اور تحصیل علم عربی رکھتے ہوں اور سلسلہ احمدیہ کی کتابوں کو یاد رکھتے ہوں۔"

(ایضاً ص۳۹ شرط ۱۶)

ان تمام شرائط سے ثابت ہوتا ہے کہ اگرچہ وصیت کا روپیہ سلسلہ کے کاروبار کے لئے نہایت ضروری ہے تاہم وصیت کا نظام محض روپیہ اکٹھا کرنے کا ذریعہ نہیں ہے بلکہ اس نظام کا اصل مطلب یہ ہے کہ لوگوں کو پہلے سے بھی زیادہ پاکیزہ زندگی کا حامل بنایا جائے اور وہ خلوصِ دل سے خدمتِ دین کریں۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسی ضمیمہ میں فرماتے ہیں:۔

"یہ شرائط ضروریہ ہیں جو اوپر لکھی گئیں۔ آئندہ اِس مقبرہ بہشتی میں وہ دفن کیا جائے گا جو اِن شرائط کو پورا کرے گا ممکن ہے کہ بعض آدمی جن پر بدگمانی کا مادہ غالب ہو وہ اِس کارروائی میں ہمیں اعتراضوں کا نشانہ بنا دیں اور اِس انتظام کو اغراضِ نفسانیہ پر مبنی سمجھیں یا اس کو بدعت قرار دیں۔ لیکن یاد رہے کہ خدا تعالیٰ کے کام ہیں وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ بلاشبہ اس نے ارادہ کیا ہے کہ اس انتظام سے منافق اور مومن میں تمیز کرے اور ہم خود محسوس کرتے ہیں کہ جو لوگ اِس الٰہی انتظام پر اطلاع پا کر بلاتوقف اِس فکر میں پڑتے ہیں کہ دسواں حصہ کُل جائداد کا خدا کی راہ میں دیں بلکہ اس سے زیادہ اپنا جوش دکھلاتے ہیں وہ اپنی ایمانداری پر مُہر لگا دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے الٓمّٓ ۞ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْٓا اَنْ یَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَھُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ ۔ کیا لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ مَیں اِسی قدر پر راضی ہو جاؤں کہ وہ کہہ دیں کہ ہم ایمان لائے اور ابھی ان کا امتحان نہ کیا جائے؟ اور یہ امتحان تو کچھ بھی چیز نہیں۔ صحابہؓ کا امتحان جانوں کے مطالبہ پر کیا گیا اور انہوں نے اپنے سر خدا کی راہ میں دیئے۔ پھر ایسا گمان کہ کیوں یونہی عام اجازت ہر ایک کو نہ دی جائے کہ وہ اِس قبرستان میں دفن کیا جائے کس قدر دور از حقیقت ہے۔ اگر یہی روا ہو تو خدا تعالیٰ نے ہر ایک زمانہ میں امتحان کی کیوں بنیاد ڈالی؟ وہ ہر ایک زمانہ میں چاہتا رہا ہے کہ خبیث اور طیّب میں فرق کر کے دکھلا دے اس لئے اب بھی اس نے ایسا ہی کیا۔"

(ایضاً ص۴۰-۴۱)

اس عبارت سے واضح ہے کہ وصیت دراصل ایک کسوٹی ہے جس سے نیک و بد یا مومن اور منافق کی پہچان ہوتی ہے۔ الغرض وصیت کرانے والے عملہ کو چاہئیے کہ وہ اپنی کامیابی اسی میں نہ سمجھیں کہ انہوں نے زیادہ سے زیادہ لوگوں سے وصیت کرائی ہے بلکہ ان کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ دیکھیں کہ وصیت کرنے والا اسلامی اخلاق میں کیسا ہے؟

الفضل کی قدر و قیمت کا اندازہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے کہ

"آج لوگوں کے نزدیک الفضل کوئی قیمتی چیز نہیں مگر وہ دن آ رہے ہیں اور وہ زمانہ آنے والا ہے جب الفضل کی ایک ایک جلد کی قیمت کئی ہزار روپے ہو گی لیکن کوتاہ بین نگاہوں سے یہ بات ابھی پوشیدہ ہے۔" (الفضل ۲۸ مارچ ۱۹۴۶ء)

(مینیجر الفضل ربوہ)

گی آنا میں تبلیغِ اسلام کی کامیاب مساعی

• تعمیر مساجد کے لئے احباب جماعت کا والہانہ اخلاص • ریڈیو پر دعوتِ اسلام کی مختلف تقاریب میں شرکت

مکرم میر غلام احمد صاحب نسیم ایم۔ اے انچارج احمدیہ مسلم مشن گی آنا

نئے سال کے آغاز کے ساتھ گی آنا مشن اپنی عمر کے دسویں سال میں داخل ہو گیا ہے۔ اس قلیل عرصہ میں مشن نے ترقی کی جو منازل طے کی ہیں ان سے اس کے مستقبل کے روشن ہونے کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے باوجود غیر معمولی مشکلات کے تبلیغ اسلام کا مبارک کام برابر جاری ہے۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل سے ایک ایسی جماعت پیدا ہو چکی ہے جس کے افراد صحیح اسلامی اقدار کو سمجھتے ہیں اور اسلام کی تعلیمات پر پورا پورا عمل کرنے کی کوشش میں مصروف ہیں۔ بدلتے ہوئے حالات اور ملحدانہ تحریکات نہ صرف ان پر کوئی اثر نہیں چھوڑتیں بلکہ وہ ان کا مقابلہ کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ کے نام کی بلندی میں ہمہ تن مصروف رہتے ہیں۔

مساجد کی تعمیر

افراد جماعت کے اخلاص اور خدمت دین کے جذبہ کا اندازہ اس امر سے ہو سکتا ہے کہ گزشتہ سال ایک مسجد کی تعمیر کے لئے اپیل کی گئی۔ ایک خاتون نے جو بظاہر غریب معلوم ہوتی تھی۔ دو ہزار ڈالرز اس کار خیر میں دینے کا وعدہ کیا۔ اس کے اس نمونہ کا یہ اثر ہوا کہ تمام حاضرین نے بغیر کسی استثناء کے حتی المقدور زیادہ سے زیادہ وعدہ جات لکھوائے۔ چنانچہ ایک سال کے قلیل عرصہ میں مسجد کی تعمیر مکمل ہو گئی۔ اور اب اللہ تعالےٰ کے فضل سے اس مسجد میں باقاعدہ نمازیں ادا ہوتی ہیں۔ اس پر آٹھ ہزار ڈالرز لاگت آئی ہے۔

عید الاضحیٰ کے موقعہ پر ایک دوسری مسجد کی تعمیر کے لئے تحریک کی گئی۔ اور وہی افراد جو حال ہی میں کثیر رقم مسجد پر خرچ کر چکے تھے۔ نئے جذبہ کے ساتھ آگے بڑھے۔ چنانچہ اس دوسرے اللہ کے گھر کی تعمیر بھی شروع ہو چکی ہے

ریڈیو گی آنا پر تبلیغ اسلام

چند سال قبل کی بات ہے کہ گی آنا کے دونوں ریڈیوز پر یسوع مسیح کے نام کے نعرے بلند ہوتے تھے۔ اور مسلمان باوجود اس ملک میں موجود ہونے کے توحید الٰہی کی آواز بلند کرنے سے قاصر تھے۔ ہماری جماعت کے احباب ارباب حل وعقد کے پاس پہنچے۔ اور ریڈیو پر اسلام کی تعلیمات کو پیش کرنے کے لئے وقت مانگا پہلے تو پس وپیش کیا گیا لیکن آخر کامیابی ہوئی۔ چنانچہ اب ہفتہ میں دو دفعہ اسلامی پروگرام ہوتا ہے۔ ہمارے مشن کی مساعی کے نتیجہ میں دوسری مسلمان تنظیموں کو بھی فائدہ پہنچا۔ ہر دوسرے ہفتہ احمدیہ مشن کو آدھ گھنٹہ وقت ملتا ہے۔ ان پروگراموں میں پوری تیاری سے حصہ لیتے ہیں۔ ہمارے پروگراموں کو خصوصیت سے پسند کیا جاتا ہے۔ اور وجہ یہ ہوتی ہے کہ ہمارے استدلال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام کی روشنی میں قرآن وحدیث اور منطق پر مبنی ہوتے ہیں۔ چنانچہ ہر پروگرام کے بعد خطوط آجاتے ہیں کہ آپ کا پروگرام ہمیں پسند ہے۔

سورینام کا تبلیغی دورہ تین مرتبہ کر چکا ہوں۔ اس ملک میں پانچ ریڈیو سٹیشن ہیں۔ سارا دن یسوع مسیح کے گن گائے جاتے تھے متعلقہ افراد سے ملاقاتوں کے دوران معلوم ہوا کہ عید وغیرہ کے موقعوں پر مسلمانوں کو کہا جاتا ہے۔ کہ وہ براڈ کاسٹ میں حصہ لیں۔ لیکن پھر بھی کوئی آگے نہیں آتا۔ مجھے وہاں ہر دورہ کے موقعہ پر اسلام پر مضمون پڑھنے کا موقعہ میسر آیا۔ اور ٹیلیویژن پر بھی حاضر ہونے کا موقعہ ملا۔ میں نے ایک اسلام کا درد رکھنے والے نوجوان کو وہاں مقرر کیا ہے۔ کہ وہ اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتا رہے۔

تقاریب

ان ممالک میں جدھر نظر دوڑائیں ایک ہی آواز سنائی دیتی ہے۔ اور وہ یہ کہ ہم یسوع مسیح خدا کے بیٹے کے طفیل خداوند سے گناہوں کی معافی کے خواستگار ہیں۔ خواہ یہ عیسائی تبلیغی مجلس ہو یا حکومت کی طرف سے منعقدہ تقریب ہر جگہ یہی آواز سننے میں آتی ہے۔ حال ہی میں گی آنا نے ہی نظام کو خیر باد کہہ کر جمہوری نظام میں داخل ہوا ہے۔ ایک ماہ تقریبات منعقد کی جاتی رہیں۔ اور کم وبیش ہر اہم تقریب مذہبی لوگوں کی دعاؤں سے شروع ہوتی رہی۔ خاکسار کو ان تقاریب میں مسلمانوں کی نمائندگی کا موقعہ میسر آتا رہا۔ اور واشگاف الفاظ میں اعلان کیا جاتا رہا۔ کہ اللہ ایک ہے۔ اس کا کوئی بیٹا نہیں۔ بالواسطہ تثلیث کی تردید کی جاتی رہی۔ سرکاری ہسپتال کی طرف سے ڈاکٹروں اور نرسوں کی ایک مجلس کا انعقاد عمل میں لایا گیا۔ تمام عیسائی چرچوں کے نمائندوں کو دعوت دی گئی۔ کہ وہ بتائیں کہ ڈاکٹروں اور نرسوں کے کام میں کیسے مدد ہو سکتی ہے اور مریضوں کی عیادت کے لئے ان کو کیا مراعات درکار ہیں۔ اس مجلس مذاکرہ میں بھی مسلمانوں کی نمائندگی کا موقعہ میسر آیا۔ اس مذاکرہ میں جہاں اور بہت سی اسلامی تعلیمات کے تذکرہ کا موقعہ ملا۔ وہاں پر اسلامی طرز عبادت کی امتیازی حیثیت اور اس کی فلاسفی پر بھی گفتگو ہوئی۔

احمدیہ مسلم مشن

میری رہائش گاہ کے باہر "احمدیہ مسلم مشن اور لائبریری" پر مشتمل ایک نمایاں سائن بورڈ نصب ہے۔ پہلے رہائش شہر کے ایک ایسے حصہ میں تھی۔ جہاں پر عام لوگوں کی گزر نہ ہوتی تھی۔ ایک عرصہ کی کوشش کے بعد اب ایک ایسی جگہ میسر آگئی ہے۔ جہاں پر عام لوگوں کا گزر رہتا ہے۔ وہ بے دریغ آتے ہیں اور اسلام کے بارے میں معلومات حاصل کرتے ہیں۔

جماعتی تنظیم، تربیت اور تبلیغ کے لئے راستوں کی تلاش کا کام بھی برابر جاری رہا۔ خطوط کے جوابات۔ موزوں لٹریچر کی اشاعت کا کام بھی مشن کی ذمہ داری میں شامل ہے۔ اس کو حتی المقدور کرنے کی کوشش کی جاتی رہی۔ چند سیکنڈری سکولوں کے اساتذہ تشریف لائے۔ ان کا مقصد اسلام کے بارہ میں معلومات حاصل کرنا تھا۔ چنانچہ ان کے سوالات کے جوابات دیئے گئے اور ان کی غلط فہمیوں کا ازالہ کیا گیا ٭

فضلِ عمر تعلیم القرآن کلاس

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی

انشاء اللہ تعالےٰ اس سال بھی حسب دستور فضل عمر تعلیم القرآن کلاس یکم جولائی سے ۳۱ جولائی تک لگائی جائے گی۔ تمام لجنات ابھی سے اپنی اپنی لجنہ میں تحریک کریں۔ تا زیادہ سے زیادہ طالبات یہاں آکر فائدہ اٹھائیں۔ ہر لجنہ کی نمائندگی ضروری ہے۔ جو زیادہ نہیں بھجوا سکیں وہ کم از کم ایک یا دو ضرور بھجوائیں۔ وہ طالبات جو گزشتہ تین سال لگاتار شامل ہوتی رہی ہیں ضرور شامل ہوں۔ سولہویں سے بیسویں پارہ تک یعنی پانچ پارے پڑھائے جائیں گے۔ جو جو اپنی طالبات آنے کا ارادہ رکھتی ہوں۔ ان کو چاہیئے کہ ابھی سے سولہویں سیپارہ سے ترجمہ سیکھنا شروع کر دیں۔ لجنہ اماء اللہ نے اس کلاس میں داخلہ کے لئے ایک فارم چھپوایا ہے۔ ہر لجنہ اپنی ضرورت کے مطابق فارم منگوالیں۔ اور پُر کر کے دفتر لجنہ کو بھجوا دیں۔

خدا اور اس کے رسول کے فرمان

خوش خُلقی

خوش اخلاقی ایک نہایت ضروری اور اہم صفت ہے۔ جو ہر مومن کو اختیار کرنی چاہیئے۔ قرآن پاک نے حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ صفت بیان فرمائی ہے کہ

انک لعلیٰ خلق عظیم (قلم ع ۱)

یعنی اے رسول! تو اعلےٰ اخلاق پر قائم ہے۔ حضرت ابو الدرداء سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے روز میزان میں سب سے بھاری چیز خوش خلقی ہو گی ٭ (ترمذی)

(قیادت ایثار انصار اللہ مرکزیہ)

شذرات

شیخ خورشید احمد

خلیفۂ وقت کا مقام

گزشتہ دنوں کراچی میں پاکستان کے وزیر قانون نے تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ "خلفائے راشدین کے مبارک دور کی جمہوریت نتائج کے اعتبار سے اس لئے بے مثال ثابت ہوئی کہ اس میں اسے حقوق و فرائض کی ادائیگی سے مشروط رکھا گیا تھا۔ اور سربراہ حکومت مغربی جمہوریت پر کاربند یورپی ملکوں کے سربراہوں کی طرح کوئی ایسا مشورہ یا رائے منظور و تسلیم کرنے کا پابند نہ تھا۔ جو اسلام کی حقیقی روح اور اس کی اقدار اخلاق کے منافی ہو۔ مشورہ لینے اور سننے کا حکم ضرور تھا مگر ہر مشورہ قبول کر لینے کی پابندی نہ تھی۔" (نوائے وقت ۹ اپریل ۱۹۷۰ء)

یہ بالکل صحیح اور درست ہے کہ خلیفۂ راشد بے شک مشورہ لیتا ہے۔ لیکن وہ ہر مشورہ قبول کرنے کا پابند نہیں ہوتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اپنی تائید و نصرت کا وعدہ کر رکھا ہے۔ اور وہ براہ راست اللہ تعالیٰ کے حضور خدا اور اس کے رسولؐ کے احکام کے نفاذ کا ذمہ وار ہوتا ہے۔ لہٰذا وہ ہر حالت میں اسلام کی حقیقی روح اور اس کی اقدار کے قیام کو مقدم رکھتا ہے۔ اور کوئی ایسا مشورہ قبول نہیں کرتا جو اس کے منافی ہو۔ یہی وجہ ہے کہ خلفائے راشدین کے مبارک دور میں حقوق و فرائض کا وہ توازن میسر تھا۔ جو ایک مثالی معاشرہ میں ہی ممکن ہے۔

اعترافِ حقیقت

ڈاکٹر محمود بریلوی اپنے ایک مضمون میں برما اور تھائی لینڈ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں

"برما اور تھائی لینڈ دونوں ممالک کا سرکاری مذہب بدھ مت ہے۔ لیکن عیسائیت فروغ پر ہے۔ اسلامی تبلیغ منظم طور پر کہیں نظر نہ آئی۔ البتہ قادیانی مشن حسب معمول ان ہر دو ممالک میں بھی محنت و جانفشانی سے کام کر رہے ہیں۔"

(اخبار جہاں ۲۳ اکتوبر ۱۹۶۸ء)

مذہب کے نام پر قتل

اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ

"لائل پور ۱۶ اپریل۔ گزشتہ رات محلہ محمد پورہ میں ایک مذہبی بحث پر مشتعل ہو کر پانچ افراد نے ایک طالب علم عمر حیات کو چاقو مار کر ہلاک اور اس کے ساتھی غلام رضا کو زخمی کر دیا۔ ..... پولیس رپورٹ کے مطابق مقتول اور اس کا ساتھی محمد پورہ کی گلی میں ایک جگہ بیٹھے تھے۔ پانچوں ملزم بھی وہیں موجود تھے وہاں علم غیب اور نور و بشر کے موضوع پر بحث ہو رہی تھی۔ بحث کے دوران عمر حیات نے کہا کہ ہمارے مولوی حلوہ کھانے کے سوا کچھ نہیں کرتے اس پر مشتعل ہو کر چار ملزموں نے عمر حیات کو پکڑ لیا اور محمد اقبال نے چاقو گھونپ دیا۔"

(امروز ۱۷ اپریل ۱۹۷۰ء)

ہمارے ملک میں اس وقت تنگ نظری عدم رواداری اور ایک دوسرے کی تکفیر کا جو خطرناک رجحان پیدا ہو رہا ہے اس کا یہی نتیجہ ہو سکتا ہے۔ معاصر ڈیلی بزنس لائل پور نے اس المناک واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے درست لکھا ہے کہ:

"مذہبی جنون کا یہ کوئی پہلا واقعہ نہیں ہے۔ اس سے قبل بھی اسی نوع کے سینکڑوں واقعات رونما ہو چکے ہیں ..... جذبات کی رو میں بہ جانے کی بجائے اگر بردباری اور ہوشمندی سے کام لیتے ہوئے مخالف کو دلائل و براہین سے قائل کرنے کی کوشش کی جائے۔ تو اس قسم کے افسوسناک واقعات رونما نہیں ہو سکتے ..... ضرورت اس بات کی ہے کہ مذہبی مجالس اور مباحثوں میں ہمیشہ دین و مذہب اور مذہبی قدروں کا احترام کیا جائے ..... سب سے افسوسناک صورت حال یہ ہے کہ سیاسی جماعتیں ..... مذہب کا نعرہ دے کر قوم کے مشتعل جذبات سے اپنی مطلب برآری کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔ اور ہمیشہ انہوں نے اسلام کو ہر نازک وقت پر بطور ہتھیار استعمال کیا ہے۔ اور مذہب کو اور مذہب اسلام کی صحیح روح کو اپنانے سے ہمیشہ اغماض کیا ہے۔"

(ڈیلی بزنس لائل پور ۱۷ اپریل)

قانون شکنی کا رجحان

لکھنؤ (مشرقی پاکستان) کا ہفت روزہ اخبار "قوم" لکھتا ہے۔

"ملک کے مختلف گوشوں سے جو خبریں موصول ہو رہی ہیں وہ انتہائی تشویشناک ہیں۔ وطن عزیز میں قانون شکنی اور تشدد کا رجحان تیزی کے ساتھ بڑھ رہا ہے۔ قتل و رہزنی اور اغوا و آتش زنی کی وارداتیں اب آئے دن کا معمول بن گئی ہیں ...... یہ وارداتیں اب بہت اونچی سطح اور پیمانے پر منظم طریقے سے ہونے لگی ہیں۔ عوام سخت پریشان ہیں۔ کسی بھی ملک کے لئے وہ وقت بہت ہی عبرتناک ہوتا ہے۔ جب عام لوگوں کے دل سے قانون کے احترام کا جذبہ ختم ہو جائے۔ اور لوگ من مانی کرنا اپنا پیدائشی حق تصور کرنے لگیں۔"

معاصر نے نہایت ضروری مسئلہ کی طرف توجہ دلائی ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ قومی ترقی اور فارغ البالی کے لئے امن و سکون کی فضا ازبس ضروری ہے۔ اور یہ فضا قانون کا احترام کئے بغیر میسر نہیں آ سکتی۔ اور نہ کوئی ایسی مستحکم حکومت اس کے بغیر قائم ہو سکتی ہے۔ جو دنیا کی نظر میں ملک و ملت کے وقار کو بلند کر سکے۔

جو سیاسی گروہ اور لیڈر بالواسطہ یا بلاواسطہ قانون شکنی کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں کاش وہ محسوس کر لیں کہ اس کے نتائج ملک کے مستقبل کے لئے کتنے ہولناک ہیں در اصل وہ ایسے کانٹے بو رہے ہوتے ہیں۔ جن کی زد میں خود وہ بھی جلد یا بدیر آ جاتے ہیں۔ اسلام دنیا کا وہ پہلا اور آخری مذہب ہے جس نے قانون کے احترام کی حقیقی روح کو قائم کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جماعت احمدیہ روز اول سے اسی مسلک پر قائم ہے کہ حکومت وقت کے قانون کا احترام بہرحال ضروری اور لازمی ہے۔ اس کے بغیر کبھی امن قائم نہیں رہ سکتا۔

قول و فعل میں تضاد

روزنامہ نوائے وقت لاہور کے ایک مضمون کا ایک اقتباس بلا تبصرہ درج ذیل کیا جاتا ہے:

"میں اکثر لوگوں کو یہ شکایت کرتے سنتا ہوں کہ علماء کے قول و فعل میں تضاد ہے۔ یہ فرماتے ہیں زکوٰۃ ادا کرو اور خود زکوٰۃ ہڑپ کر جاتے ہیں منبر و محراب کی باتیں اور ہیں اور ذاتی زندگی میں ان کا عمل دخل نہیں۔ ضد ہٹ دھرمی۔ غصہ اور تعصب اور نفرت کے خلاف لیکچر دیتے ہیں لیکن اپنے مسلک کے خلاف نہ بات سن سکتے ہیں نہ برداشت کر سکتے ہیں۔ دشنام طرازی میں پیش پیش ہیں۔ مسلمانوں پر کفر کے فتوے صادر کرتے ہوئے ہچکچاتے نہیں دوسروں کو دینیات کی تعلیم کے حصول کا ثواب بتاتے ہیں۔ اور اپنے بچوں اور بچیوں کو کالجوں میں بھیجتے ہیں۔ نبی کریم اور صحابہ کرام کی سادہ اور پُر مشقت زندگی عسرت اور پریشانی کو بیان کرتے ہیں لیکن خود کوئی کام نہیں کرتے۔ بہترین قیمتی لباس زیب تن کرتے ہیں معقول اجرت طے کئے بغیر قرآن سناتے ہیں نہ تبلیغ کے لئے وقت دیتے ہیں۔ آجکل اجرت کے بغیر علماء کا حصول خاصا پیچیدہ مسئلہ بن گیا ہے۔ یہ مختصر خاکہ ہے ہمارے اکثر علماء کا اور کوئی اسلامی مرکز ایسا نہیں جہاں یہ لوگ جواب دہ ہوں۔"

(نوائے وقت ۱۲ فروری ۱۹۷۰ء صفحہ ۱)

دعائے مغفرت

محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری طفیل احمد صاحب باجوہ مراقب تربیت خدام الاحمدیہ مرکزیہ مورخہ ۱۶ بروز جمعرات بوقت ساڑھے چار بجے شام فضل عمر ہسپتال میں وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے چھ بچیاں اور دو کم سن بچے چھوڑے ہیں۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

زمیندار احباب لازمی چندہ جات کی فوری ادائیگی فرما کر ممنون فرمائیں (ناظر بیت المال آمد)

آئیوری کوسٹ

مکرم قریشی مقبول احمد صاحب سابق مبلغ اسلام آئیوری کوسٹ

آئیوری کوسٹ کا ملک مغربی افریقہ کے فرانسیسی مقبوضات میں سے ایک ملک تھا جسے اگست ۱۹۶۰ء میں آزادی حاصل ہوئی۔ اس ملک کے مشرق میں غانا اور مغرب میں گنی اور لائبیریا اور شمال میں اپر وولٹا اور مالی اور جنوب میں خلیج گنی ہے۔ اس کا رقبہ ۱۲۷۵۲۰ مربع میل ہے اور اس کی آبادی تقریباً چالیس لاکھ ہے۔ اس کا دارالخلافہ آبی جان (ABIDJAN) ہے یہاں کی مشہور پیداوار کوکو۔ کافی۔ کیلے اور کھجوروں کا تیل ہے۔

۱۹۶۰ء میں جب اس ملک کو آزادی ملی تو حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے وہاں پر نئے احمدیہ مشن کے قیام کا فیصلہ فرمایا چنانچہ آپ کے ارشاد کے ماتحت خاکسار ۲۵ نومبر کو کراچی سے روانہ ہو کر ۲۷ نومبر ۱۹۶۰ء کو لیگس نائیجیریا پہنچا۔ بوجہ نئی نئی آزادی ملنے کے اس وقت فرنچ سفارت خانہ ہی آئیوری کوسٹ کے امور کا نگران تھا چنانچہ محترم نسیم سیفی صاحب رئیس التبلیغ مغربی افریقہ کے ہمراہ وہاں جا کر ویزا کے حصول کے لئے درخواست دی گئی۔ مگر تین ماہ تک جواب نہ ملنے پر مرکزی ہدایات کے مطابق خاکسار غانا گیا تاکہ وہاں سے کوشش کی جائے وہاں کے فرنچ سفارت خانہ کی ہدایت کے مطابق خاکسار ۳ مارچ ۱۹۶۱ء کو آبی جان کے لئے روانہ ہوا تا وہیں جا کر ویزا حاصل کر لیا جائے۔ مگر وہاں پہنچنے پر محکمہ کے افسر نے بتلایا کہ ویزا رد ہو چکا ہے اور یہ کہ ۲۴ گھنٹے کے اندر اندر ملک کو چھوڑ دیا جائے۔ اس دفعہ جب میں دارالخلافہ پہنچا تھا تو اللہ تعالیٰ نے ایک یہ صورت پیدا کر دی کہ حکومت کے محکمہ اقتصادیات کے کونسلر مسٹر ڈلا قارا ہوائی اڈہ پر اپنے نجی کام کے لئے موجود تھے۔ ان سے تعارف ہوا اور ان کے ذریعہ ان کی کار میں شہر جانا ہوا۔ اور پھر ایک ہوٹل میں قیام کیا۔ ویزا کے رد ہونے پر ان سے مشورہ کیا گیا انہوں نے بتلایا کہ ویزہ داخلہ پیرس میں ہے اسلئے

اب واپس غانا جا کر دوبارہ درخواست دے کر کوشش کروں۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا بالآخر اللہ تعالیٰ کی خاص نصرت و تائید سے ویزا مل گیا اور ۲۲ جولائی ۱۹۶۱ء کو خاکسار دوبارہ وہاں پہنچا اور اس طرح حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے منشاء مبارک کو اللہ تعالیٰ نے پورا فرمایا اور نئے مشن کا افتتاح عمل میں آیا

خاکسار آئیوری کوسٹ میں دو سال چار ماہ یعنی ۱۲ نومبر ۱۹۶۳ء تک مقیم رہا۔ میرے بعد محترم قریشی محمد افضل صاحب نے چارج سنبھالا اور آپ ہی اُس وقت سے اب تک وہاں مقیم ہیں اس وقت آپ کے ساتھ دو لوکل مبلغین بھی فریضہ تبلیغ سرانجام دے رہے ہیں ابتداء میں مناسب جگہ پر رہائش کے لئے مکان کرایہ پر لیا گیا اور خاکسار نے فرنچ زبان ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ سیکھنا شروع کی دوسری طرف انفرادی ملاقاتوں اور تبلیغ کا سلسلہ جاری رہا۔ اور زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پیغام حق پہنچانے کی کوشش کی گئی۔ چنانچہ بفضلہ تعالیٰ ایک مخلص جماعت قائم ہوئی جو حسب استطاعت جماعتی کاموں میں اور مالی جہاد میں شریک ہو کر عند اللہ ماجور ہوتی ہے۔

مقامی طور پر احباب جماعت اور غیر از جماعت کے لئے تبلیغی انتظام مشن ہاؤس میں موجود ہے جس سے تمام احباب استفادہ کرتے ہیں۔

اس کے علاوہ یہ دیکھ کر کہ وہاں کے مدارس میں عیسائی پادری اتوار کو جا کر پڑھاتے اور عبادت کراتے ہیں خاکسار نے مسلم طلبہ کی بہبودی کے لئے ان کو ساتھ ملا کر بعض مدارس میں دینی تعلیم دینے کی اجازت حاصل کی چنانچہ وہاں کے طلباء نے ہماری ان مساعی اور خدمات کو خوب سراہا اور اس سے فائدہ حاصل کیا اور یہ اقدام اشاعت اسلام کے لئے بھی بہت مفید ثابت ہوا۔ چونکہ مشن کی ابتداء تھی اسلئے وہاں کے پریس و اخبارات سے بھی رابطہ قائم کیا گیا۔ چنانچہ بفضلہ تعالیٰ اس میں بھی کامیابی حاصل ہوئی اور خاص تقریبات کے موقعوں کے بیانات اور عام انٹرویو بھی شائع ہوتے رہے اور اس طرح کثیر تعداد تک حقیقی اسلام کا پیغام پہنچایا جاتا رہا۔ پریس نے ہمارے ساتھ اچھا تعاون کیا۔

فرانسیسی زبان میں لٹریچر بھی مرکز نے خاص اہتمام سے شائع کیا۔ چنانچہ اسلامی اصول کی فلاسفی کا فرنچ ترجمہ شائع کیا گیا۔ اس طرح ماریشس مشن کا شائع شدہ فرنچ لٹریچر وہاں بہت مفید رہا۔ جس کے ذریعہ لوگوں کو اسلام سے آگاہی اور واقفیت بہم پہنچائی گئی۔ اس کے علاوہ خاکسار نے پہلے پارہ کا فرنچ ترجمہ مع لوکل زبان جیولا کے ترجمہ کے شائع کیا جیولا زبان وہاں کے مسلمانوں کی اکثریت کی زبان ہے ویسے تو اس ملک میں تقریباً ۰۰ زبانیں ہیں۔ لیکن اکثریت فرنچ زبان میں ہی دوسرے قبائل سے خیالات کا اظہار کرتی ہے۔ الغرض فرنچ زبان کو خاص اہمیت حاصل ہے۔

آئیوری کوسٹ کی حکومت کی عمدہ اقتصادی پالیسی کی وجہ سے اردگرد کے ممالک کے باشندے کافی تعداد میں وہاں کسب معاش کے لئے آتے ہیں اور استفادہ کرتے ہیں۔ اس طرح ان مختلف ممالک کے باشندوں میں تبلیغ سے پڑوس کے ممالک میں بھی تبلیغ ہوتی رہتی ہے۔ چنانچہ حال میں ہی پڑوس کے ملک اپر وولٹا میں ایک نیا مشن بھی قائم کیا گیا ہے۔

اب بفضلہ تعالیٰ ہمارے مشن کو استقلال حاصل ہو گیا ہے۔ اب ہمارا وہاں پر اپنا مشن ہاؤس بھی موجود ہے۔ جو انشاء اللہ مستقبل قریب میں اسلامی ترقیات کا پیش خیمہ ثابت ہوگا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آئیوری کوسٹ ۲۷ اپریل کو تشریف لے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ حضور کی ان مساعی میں خاص طور پر برکت ڈالے اور حضور کے اس الٰہی سفر کو جو محض اور محض مخلوق خدا کی ہمدردی اور ہدایت و رہنمائی کے لئے اختیار کیا گیا ہے۔ ہماری توقعات اور امیدوں سے بڑھ کر کامیاب فرماوے اور اس کے ذریعہ اسلام کا نور لوگوں کے دلوں کو منور کرنا شروع کر دے۔ آمین۔

اعلان نکاح

مورخہ ۱۲ اپریل کو میری بھتیجی عزیزہ انیسہ پروین کا نکاح ہمراہ عزیزم محمد یونس خان صاحب ابن فضل محمد خان صاحب مرحوم آف راہوالی بعوض ۱۰۰۰/- روپے حق مہر پر مکرم مولوی نصیر احمد صاحب ناصر ایم اے مربی ضلع لاہور نے پڑھا۔ اس رشتہ کے جانبین کے لئے بابرکت ہونے کے لئے جملہ احباب جماعت و بزرگان سے درخواست دعا ہے۔

عبد الرشید خان پسر خان عبد المجید خان صاحب مکان ۱۵ ڈیرہ دار کرشن نگر لاہور

دعائے مغفرت

مکرم چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب (آف دلم فقادر آباد) چک ۱۲۵ چھابنیاں ضلع ملتان مورخہ ۱۹ بوقت ۹ بجے شب عرصہ تک صاحب فراش رہ کر اپنے مولیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

وفات کے وقت مرحوم کی عمر تقریباً ۹۵ سال تھی۔ مرحوم موصی تھے۔ ان کی نماز جنازہ مورخہ ۲۰ بعد نماز عصر احاطہ مسجد مبارک میں مکرم مولوی عبد الرحمٰن صاحب انور نے پڑھائی اور اسکے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

چوہدری صاحب مرحوم بہت نیک اور پرہیزگار بزرگ تھے۔ بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ نماز تہجد کی ادائیگی بالالتزام فرماتے تھے۔ سلسلہ کے لئے بہت درد رکھتے تھے

مرحوم نے اپنے پیچھے تین صاحبزادے اور تین صاحبزادیاں چھوڑی ہیں۔ ان کے بڑے صاحبزادے مکرم چوہدری غلام احمد صاحب (زمیندار احمد نگر سندھ) احمد آباد اسٹیٹ کے ابتدائی مینیجر تھے۔

احباب سے درخواست ہے کہ چوہدری صاحب مرحوم کے بلندیٔ درجات کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ نیز پسماندگان کے لئے بھی کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے نقش قدم پر ان کو چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(چوہدری مبارک مصلح الدین احمد نائب وکیل المال ثانی ربوہ)

چندہ تحریک خاص اور لجنہ اماء اللہ

حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی

جلسہ سالانہ ۱۹۶۸ء کے موقعہ پر اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے میں نے اپنی بہنوں کے سامنے یہ تجویز پیش کی تھی کہ ۱۹۷۲ء میں انشاء اللہ لجنہ اماء اللہ کے قیام پر پورے پچاس سال گذر جائیں گے۔ اس خوشی کو ظاہری طور پر منانے کی بجائے ہم کوئی بنیادی کام کریں۔ پانچ لاکھ روپے ان چار سالوں میں جمع کریں جس کے خرچ کے یہ مقاصد اصول گئے۔

۱۔ کسی ایک زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ
۲۔ دفتر لجنہ کی توسیع و تعمیر
۳۔ فضل عمر جونیئر ماڈل سکول کی تعمیر
۴۔ نصرت انڈسٹریل سکول کی تعمیر
۵۔ لجنہ اماء اللہ کی پچاس سالہ تاریخ کی تدوین و اشاعت

بہنوں نے اس تجویز کا پُرجوش خیر مقدم کیا تھا لیکن چندہ کی وصولی اور وعدہ جات کی رفتار ابھی تک سست ہے۔ ۱۳؍اپریل تک کل وعدہ جات تین لاکھ ستر ہزار دو سو باتیس روپے کے اور کل وصولی صرف ایک لاکھ چار ہزار پانچ سو چھبیس روپے کی ہوئی ہے۔ اس وقت تک اگر عہدہ داران کوشش کرتیں تو پانچ لاکھ روپے سے زائد کے وعدہ جات آجانے چاہیئے تھے۔ اس طرح وصولی کو جلد ہونی چاہیئے۔ جب تک نصف کے قریب رقم جمع نہ ہو جائے۔ ہم تعمیر کا کام شروع نہیں کر سکتے۔ انشاء اللہ ارادہ ہے کہ اس سال کے اجتماع پر سکول کی بنیاد رکھ دی جاتے۔ اور جلسہ سالانہ ۱۹۷۰ء کے معاً بعد دفتر کی تعمیر کا کام شروع کر دیا جائے۔

پس بہنیں خود بھی اس چندہ کی طرف توجہ دیں اور عہدہ داران بھی انشاء اللہ تمام چندہ دہندگان کے ناموں کا تاریخ لجنہ میں ذکر کیا جائے گا۔ نیز پانچ سو سے زائد دینے والی بہن کا نام دفتر لجنہ کے ہال میں کندہ کروایا جائے گا۔

تاریخ لجنہ کا کام شروع کیا جا چکا ہے۔ اس سلسلہ میں لجنہ کی پرانی کارکنات میری مدد کریں۔ جس قدر اور جس کے حالات اور لجنہ میں خدمات کے متعلق اطلاعات ہم پہنچا سکتی ہیں پہنچائیں۔

(مریم صدیقہ صدر لجنہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دُعا

۱۔ میری والدہ صاحبہ جو عرصہ سے ذیابیطس کی مریضہ ہیں۔ آج صبح فالج کا شدید حملہ ہوا اور ان کی قوت گویائی اور دایاں حصہ جسم خاصہ متاثر ہوا۔ گو اب کچھ افاقہ ہے۔ لیکن کوئی نمایاں فرق نہیں پڑا۔
نیز میری خوشدامن صاحبہ بھی کئی روز سے بیمار ہیں اور بہت کمزور ہو گئی ہیں۔ احباب سے ان کی مکمل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(حفیظ احمد خان واڑی)

۲۔ مکرم ایس۔ اے۔ رشید صاحب ریلوے انجینئر کی والدہ محترمہ کئی دنوں سے بیمار ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے نیز ایس اے۔ رشید صاحب فرانس گئے ہوئے ہیں۔ ان کی کامیاب اور بخیریت واپسی کے لئے بھی دعا فرمادیں۔

(محمد صادق سیکرٹری مال حلقہ دھرم پورہ لاہور)

۳۔ برادرم مرزا عبدالرحمٰن صاحب ۵/۱۰ ماڈل ٹاؤن لاہور جن کا ۲۴ کو گردے کا اپریشن ہوا ہے ابھی تک سخت تکلیف اور بے چینی میں ہیں کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے ان کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(مرزا رحمت اللہ قادیانی ربوہ)

۴۔ قاضی خورشید احمد صاحب انسپکٹر بیت المال کراچی میں علیل ہیں۔ نیز بعض پریشانیوں میں مبتلا ہیں احباب دعا فرمائیں کہ مولیٰ کریم ان کو صحت عطا فرمائے۔ اور ان کی جلد پریشانیاں دور فرمائے۔ آمین

بخل کے نتائج

تحریک جدید کی مالی قربانیوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ فرمودہ ۲۵؍اخاء ۱۳۴۷ ہش (۲۵ اکتوبر ۱۹۶۸ء) میں فرمایا ہے۔

"تم میں سے بعض بخل کی طرف مائل ہو جاتے ہیں اور یہ بات بھول جاتے ہیں کہ جو شخص بخل کرتا ہے خدا کی راہ میں خرچ نہیں کرتا اس کے بخل کے بد نتائج اس کو بھگتنے پڑتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کے مال سے بعض دفعہ برکت چھین لیتا ہے۔ مثلاً ایک شخص خدا کی راہ میں دینے سے گریز کرتا ہے اور بشاشت سے وہ قربانی نہیں دیتا تو مال تو اس کے پاس اس وقت تک رہتا ہے جب تک اللہ تعالیٰ اس کے پاس اس مال کو رہنے دے بعض دفعہ اس کے گھر کو آگ لگ جاتی ہے ..... یا وہ مال خریدنے جاتا ہے تو کوئی جیب کترا اس کی جیب سے رقم نکال کر لے جاتا ہے۔ پھر وہ سوچتا ہوگا۔ کہ کاش میں یہ مال خدا کی راہ میں پیش کر دیتا۔"

پس احباب جماعت کو چاہیئے کہ وہ اپنے مالوں کو بشاشت قلبی سے اللہ کی راہ میں خرچ کریں اور اس کی بے اندازہ برکات و انوار کے وارث بنیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کسی کا قرض اپنے ذمہ نہیں رہنے دیتا۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

رسالہ تشحیذ الاذہان رعایتی قیمت پر

محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ نے اجازت دی ہے کہ ایک محدود تعداد میں رسالہ تشحیذ الاذہان رعایتی قیمت پر جاری کر دیا جائے۔ پانچ روپے کی بجائے صرف تین روپے ادا کر کے آپ اپنے بچوں کے نام سال بھر کے لئے رسالہ جاری کروا سکتے ہیں۔ یہ رعایت صرف نئے خریداروں کے لئے ہوگی اور صرف ایک سال کے لئے ہوگی۔ اس رعایت سے فائدہ اٹھانے کے لئے آج ہی رسالہ کی خریداری قبول فرمائیں۔ رقم مینیجر رسالہ تشحیذ الاذہان ربوہ کے نام ارسال کریں۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ضرورت ہے

دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں ایک انسپکٹر مراقب کی ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب اپنی جماعت کے صدر صاحب سے تصدیق شدہ درخواست دفتر ہذا میں یکم مئی تک پہنچا دیں۔ امیدواران کا میٹرک ہونا ضروری ہے۔ تجربہ کار امیدوار کو ترجیح دی جائے گی۔

تنخواہ کا گریڈ ۹۰-۴-۱۳۰-۵-۱۸۰ ہوگا۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

۵۔ خاکسار کے دو بچے عزیز نعیم احمد اور فہیم احمد بعارضہ خسرہ سخت تکلیف میں ہیں۔ ان کی کامل صحت و شفا کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(نذیر احمد سیالکوٹی لاہور کینٹ)

۶۔ عاجز کی اہلیہ ان دنوں سی ایم ایچ کیمل پور میں داخل ہیں۔ سب بہنوں اور بھائیوں سے دردمندانہ درخواست ہے کہ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز میرے بڑے لڑکے عزیزم امیر الدین ایم ایس سی کا انٹرویو ۲۳ اپریل کو ہے احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ عزیز کو بھی محض اپنے فضل سے کامیاب و کامران فرمائے اور اچھا سا روزگار عطا فرمائے۔ آمین۔ (خاکسار صلاح الدین کیمل پور)

۷۔ میری اہلیہ بیمار ہے۔ اس کی شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(خاکسار محمد الدین اسلامیہ کالج برائے خواتین ملتان)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

اسرائیلی مورچوں میں تباہی سینکڑوں اسرائیلی ہلاک

قاہرہ ۲۷ اپریل۔ متحدہ عرب جمہوریہ کے چھاپہ ماروں نے کل سویز کے جنوبی علاقے میں اسرائیلی مورچوں پر اچانک حملہ کر کے تباہی مچا دی اور سینکڑوں اسرائیلی فوجیوں کو ہلاک کر دیا۔ ایک مصری ترجمان نے دعویٰ کیا ہے کہ اس حملے میں اسرائیل کے دو ٹینک، متعدد فوجی گاڑیاں اور اسلحہ کے ذخیرے تباہ کر دیئے گئے۔ ادھر فلسطینی چھاپہ ماروں نے شمالی اردن میں اسرائیلی ٹھکانوں پر بار بار حملے کئے جن میں دس اسرائیلی فوجی ہلاک ہوئے اور دو بھی اینٹی ٹینک اور کئی فوجی گاڑیاں تباہ کر دی گئیں۔

چین کا مصنوعی سیارہ

پیکنگ ۲۷ اپریل۔ چین نے دو روز قبل جو پہلا مصنوعی سیارہ فضا میں چھوڑا تھا اس کی کارکردگی تسلی بخش ہے اور وہ پروگرام کے مطابق ہر ۱۱۴ منٹ بعد زمین کے گرد ایک چکر مکمل کر رہا ہے

خیال رہے کہ یہ سیارہ صوبہ سنکیانگ میں چین کی ایٹمی ہتھیاروں کی تجربہ گاہ کے کسی قریبی مقام سے چھوڑا گیا ہے۔ یہ سیارہ روزانہ پانچ مرتبہ امریکہ کے اوپر سے گزر رہا ہے

چین دنیا کا پانچواں ملک ہے جس نے مصنوعی سیارہ فضا میں چھوڑا ہے قبل ازیں روس امریکہ فرانس اور جاپان مصنوعی سیارے چھوڑ چکے ہیں۔ چین نے جو سیارہ چھوڑا ہے اس کا وزن تقریباً چار سو پونڈ ہے روس نے پہلا مصنوعی سیارہ ۱۹۵۷ء میں چھوڑا تھا۔ اور چینی سیارے کا وزن اس سے دوگنا سے بھی زیادہ ہے ماہرین کا کہنا ہے کہ چینی سیارے کا سائنسی مقصد خواہ کچھ ہی ہو تاہم چین کی طرف سے یہ اس بات کا مظاہرہ ہے کہ وہ ایسے میزائل بنا سکتا ہے جو ایک براعظم سے دوسرے براعظم تک مار کر سکتے ہیں۔

خلا میں چین کے مصنوعی سیارے کی کامیاب اڑان پر کل پیکنگ میں زبردست جشن منایا گیا۔ لوگ لاکھوں کی تعداد میں دارالحکومت کی گلی کوچوں اور سڑکوں پر نکل آئے ان میں بعض کے پاس ریڈیو سیٹ تھے جن سے ریڈیو پیکنگ کی وساطت سے وہ نغمہ بار بار سنایا گیا جو مصنوعی سیارے کا ٹیپ ریکارڈ نشر کر رہا ہے۔ تازہ ترین اطلاعات کے مطابق مصنوعی سیارے کے تمام آلات بالکل ٹھیک کام کر رہے ہیں۔

چینی وزیر اعظم کو صدر یحییٰ کی مبارکباد

راولپنڈی ۲۷ اپریل۔ صدر جنرل آغا محمد یحییٰ خان نے خلا میں چین کے پہلے مصنوعی سیارے کی کامیاب پرواز پر چینی وزیر اعظم مسٹر چو این لائی کو مبارکباد کا پیغام بھیجا ہے انہوں نے چین کی اس عظیم کامیابی پر مسرت کا اظہار کرتے ہوئے اپنے پیغام میں کہا ہے کہ اہل پاکستان کے دل یہ خبر سن کر خوشی سے معمور ہو گئے ہیں کہ ان کے عظیم ہمسایہ ملک نے خلا میں اپنا مصنوعی سیارہ بھیجا ہے اور وہ اس وقت کامیابی کے ساتھ زمین کے مدار میں گردش کر رہا ہے۔ صدر نے کہا کہ یہ عظیم کارنامہ خلائی ٹیکنالوجی کے شعبے میں چین کی شاندار پیش قدمی کا مظہر ہے۔ اس تاریخی کارنامہ پر پاکستانی قوم چین کے عوام اور حکومت کو ہدیہ تبریک پیش کرتی ہے۔

سائنسدانوں کو خفیہ طور پر ایٹم بم بنانے کی اجازت

کراچی ۲۷ اپریل۔ حکومت بھارت نے ایٹم بم کی تیاری کے اخراجات کا تخمینہ طلب کیا ہے۔ بھارتی ایٹمی توانائی کمیشن کی مشاورتی کمیٹی نے گزشتہ روز اعلان کیا کہ کمیٹی کے بعض ارکان ایک عرصہ سے حکومت سے مطالبہ کر رہے تھے کہ بھارت ایٹم بم تیار کرنے کے انتظامات کرے یہ مطالبہ سب سے پہلے مشاورتی کمیٹی کے بمبئی اجلاس میں کیا گیا۔ اجلاس کی صدارت بھارتی وزیر اعظم مسز اندرا گاندھی نے کی۔ تاہم انہوں نے اب تک اجلاس کی کارروائی کی تفصیلات کا اعلان نہیں کیا۔ وزیر اعظم کا موقف یہ ہے کہ ایٹم بم کی تیاری کے مسئلہ پر عوامی سطح پر کوئی بحث نہیں ہونی چاہیئے۔ کیونکہ یہ بات مفاد عامہ کے منافی ہو گی۔ ایٹم بم بنانا ہے تو اس کی تیاری خفیہ رکھی جائے۔

٭

حصہ آمد کے موصی احباب سے گزارش

صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال ختم ہونے میں چند دن باقی رہ گئے ہیں حصہ آمد کے موصی حضرات کو چاہیئے کہ ۳۰ اپریل ۱۹۷۰ء تک سال رواں کی آمد کا حصہ وصیت پورے کا پورا ادا کر کے خدا تعالیٰ کے حضور سرخرو ہو جائیں۔

اسی طرح حصہ آمد کے جن احباب کے ذمہ سالہائے گزشتہ کے بقائے ہیں اور انہوں نے ان بقایوں کو بالاقساط ادا کرنے کی مہلت لے کر پھر بھی بے قاعدگی اور غفلت کی ہے ان کا بھی یہ فرض ہے کہ سال رواں کا پورا حصہ آمد ادا کرنے کے ساتھ حسب وعدہ بقایوں کی واجب اقساط کو ۳۰ ؍ اپریل تک ادا کر کے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ وصیت کا بقایا کسی صورت میں بھی قابل معافی نہیں ہے وصیت منسوخ ہو سکتی ہے لیکن ان کا بقایا معاف نہیں ہو سکتا اس لئے حصہ آمد کے بقایا دار اور موصی احباب کو اپنے بقایوں کو صاف کرنے کے لئے پوری کوشش کرنی چاہیئے۔

بے شک یہ ایک مجاہدہ ہے لیکن نیت اور ارادہ کر لیا جائے تو اللہ تعالیٰ ایسے مجاہدوں میں جو اسی کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے کے لئے کئے جائیں کامیابی کے سامان پیدا کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

فوجی بھرتی کا پروگرام بابت ماہ مئی ۱۹۷۰ء

تاریخ	دن	مقام بھرتی	ضلع
۵-۵-۷۰	بروز منگل	سکول ہرنولی	میانوالی
۶-۵-۷۰	بروز بدھ	ریسٹ ہاؤس میانوالی	میانوالی
۹-۵-۷۰	، ہفتہ	، ٹھوکہ	سرگودھا
۱۲-۵-۷۰	، منگل	، جھنگ	جھنگ
۱۳-۵-۷۰	، بدھ	، شورکوٹ سٹی	جھنگ
۱۶-۵-۷۰	، ہفتہ	، جوہر آباد	سرگودھا
۲۰-۵-۷۰	، بدھ	، چنیوٹ	جھنگ
۲۱-۵-۷۰	، جمعرات	سکول بسیال شریف	سرگودھا
۲۷-۵-۷۰	، بدھ	ریسٹ ہاؤس نوشہرہ	سرگودھا
۲۸-۵-۷۰	، جمعرات	سکول ۔ اوچھالی	سرگودھا
۳۰-۵-۷۰	، ہفتہ	ریسٹ ہاؤس مٹھہ ٹوانہ	سرگودھا

نوٹ:۔ بھرتی صبح نو بجے ہوگی۔ نیوی کی بھی بھرتی ہوگی۔
امیدوار تعلیمی سرٹیفکیٹ اور سرپرست ہمراہ لائیں۔
کم از کم معیار بھرتی:۔

قد ۵ فٹ ۲ انچ — وزن ۱۱۳ پونڈ
چھاتی ۳۰۔۳۲ — تعلیم پانچ جماعت
عمر ۱۷ سال سے ۲۰ سال تک۔

(نظارت امور عامہ ربوہ)

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق مینجر الفضل ربوہ سے خط و کتابت کیا کریں۔

ہمدرد دنسوال (جیوب ۱ نمبر ۱) (خالص اور مکمل اجزاء سے تیار شدہ) مرضِ اٹھرا کا بے نظیر علاج۔ مکمل کورس چھ صد گولی بلیس ۲۰ روپے دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے سفرِ مغربی افریقہ کی کامیابی کیلئے دعا کی درخواست

(حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

اللہ تعالیٰ کی توفیق سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ ۴ اپریل سے مغربی افریقہ کے دورے پر روانہ ہو چکے ہیں۔ روانگی سے قبل آپ نے اہالیان ربوہ سے مخاطب ہوتے ہوئے دو خواہشات کا اظہار فرمایا تھا پہلی یہ کہ اس سفر کی کامیابی کے لئے صدقہ اور دعا سے میری مدد کریں اور دوسری خواہش کہ میری غیر حاضری میں بھی آپ محبت اور پیار سے رہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ افریقہ کے تاریک براعظم میں روشنی پھیلانے کی خاطر گئے ہیں اور وہاں اللہ تعالیٰ اور حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے نام پر ان کو ھدایت، رُشد اور اللہ تعالیٰ کے قُرب کی طرف دعوت دینے میں مصروف ہیں۔ ہمارا سب کا خواہ مرد ہوں یا عورتیں جن کو خواہش ہے کہ اسلام سب دُنیا میں پھیل جائے ان کا فرض ہے کہ وہ رات دن اپنے پیارے امام کی کامیابی کے لئے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو خیریت سے رکھے۔ ہر آن آپ کا حافظ و ناصر رہے۔ پریشانیوں سے محفوظ رکھے معجزانہ طور پر خلائق کے دل آپ کی طرف کھینچے اور آپ کامیابی اور کامرانی کا پرچم لہراتے ہوئے ہم میں پھر رونق افروز ہوں۔

دعاؤں اور صدقات کے علاوہ ہمارا دوسرا فرض یہ ہے کہ آپکی غیر موجودگی میں ہم آپ کے لئے دینی اور روحانی سکون کا باعث بنیں کسی قسم کی پریشانی آپ کو ہماری طرف سے نہ پہنچے تاکہ آپ دل جمعی کے ساتھ تبلیغ اسلام کے کام میں مصروف رہیں۔ یہ تبھی ہو سکتا ہے کہ ہم آپس میں ایک دوسرے سے محبت اور شفقت کا سلوک کریں۔ کسی کی دل آزاری، غیبت، تجسس، بدظنی سے بچیں کہ یہی وہ باتیں ہیں جن سے آپس کی محبت میں بال پڑ جاتا ہے پھر مسلمان کی تو تعریف ہی یہی ہے کہ حقیقی مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور جس کی زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مانا ہے اس یقین کے ساتھ کہ حقیقی اسلام آپ کے ذریعہ ہم تک پہنچا ہے۔ اس لئے ہر احمدی کا فرض ہے کہ اس کا نمونہ قرآن مجید کی تعلیم کے عین مطابق ہو۔ ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ وہ دوسرے سے محبت کرنے والا اور اس کی ضروریات کا خیال رکھنے والا ہو۔ اور اس کے ساتھ ہی ہشیار اور چوکس رہنا چاہیئے۔ اور اپنے نفس کا ہر وقت جائزہ بھی لیتے رہنا چاہیئے۔

پس اپنی اصلاح، اپنے بھائی بہنوں سے محبت و شفقت کے ساتھ ساتھ ہر لمحہ دعاؤں میں لگے رہیں کہ جو نعمت خلافت کی صورت میں جماعت احمدیہ کو ملی ہے وہ ہمیشہ رہے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ سفر احمدیت کی ترقی اور اسلام کے غلبہ کا موجب بنے وہاں بسنے والی قوموں کو یہ سمجھ آجائے کہ اب حقیقی امن صرف اسلام کے دامن میں ہے اور انسانیت ان کو حقیقی مقام صرف اسلام کی آغوش میں مل سکتا ہے۔

پس دعا کریں رات کی پچھلی گھڑیوں میں دلی خلوص کے ساتھ کامل یقین کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے اس سفر کے نتیجہ میں احمدیت کے غلبہ کا دن قریب تر کر دے۔ آمین اللھم آمین۔

خاکسار مریم صدیقہ

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

انصار اللہ

توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"میں اپنے بھائیوں کی خدمت میں بڑے درد کے ساتھ اور بڑے زور کے ساتھ یہ بات رکھنا چاہتا ہوں ... ہم اپنی کوششوں کو اور اپنے عملوں کو اور اپنی محنتوں کو اور اپنی تدابیر کو اور اپنی جدوجہد کو اور مجاہدہ کو تیز سے تیز تر کر دیں ... کہ ہم زندگیوں میں اسلام کو ساری دنیا میں غالب ہوتا دیکھ لیں"

پس انصار اللہ بھائیوں کو چاہیئے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مذکورہ بالا ارشاد کے پیش نظر تحریک جدید کے مالی جہاد کی خاطر اپنی ذمہ داریوں کو تیز سے تیز کر دیں۔

قائد تحریک جدید

مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

خط لکھتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور تحریر کیا کریں۔

اپنے مولا کی طرف منقطع ہو جانے کا لازمی تقاضا

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"تم اس کی جناب میں مقبول نہیں ہو سکتے۔ جب تک ظاہر و باطن ایک نہ ہو ...

خدا سے ڈرتے رہو۔ اور تقویٰ اختیار کرو اور مخلوق کی پرستش نہ کرو اور اپنے مولا کی طرف منقطع ہو جاؤ اور دنیا سے دل برداشتہ رہو اور اسی کے ہو جاؤ اور اسی کے لئے زندگی بسر کرو ... چاہیئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔" (کشتی نوح ص ۱۱)

اللہ تعالیٰ ہمیں حضور علیہ السلام کے ان ارشادات کی کما حقہٗ تعمیل کی توفیق دے۔ ہم ڈرتے ڈرتے دن گزاریں اور ڈرتے ڈرتے رات بسر کریں۔ اپنے مولا کی طرف منقطع ہو جائیں۔ دنیا سے دل برداشتہ رہیں۔ اسی کے ہو جائیں اور اسی کے لئے زندگی بسر کریں۔ آمین۔

اپنے مولا کی طرف منقطع ہو جانے، دنیا سے دل برداشتہ رہنے اور اسی کے ہو جانے کے لئے ضروری ہے کہ دل میں دنیوی اموال کی محبت سرد پڑ جائے۔ اسی لئے جماعت احمدیہ کا ہر مخلص فرد خدا کے فضل سے اپنے اموال کو اسکی راہ میں بے دریغ خرچ کرتا ہے۔

ازراہ کرم گرد و پیش نظر ڈال کر دیکھیں کوئی دوست لازمی چندہ جات کے بقایا دار تو نہیں ہیں۔ (ناظر بیت المال آمد)

میرے بھانجے عزیز نصیر الدین ہمایوں کی المناک وفات

(خاکسار بشارت الرحمٰن پروفیسر تعلیم الاسلام کالج۔ ربوہ)

مورخہ ۲۲ اپریل۔ میری ہمشیرہ مبشرہ پروین اپنے بچوں کے ہمراہ لاہور سے آرہی تھیں کہ جینیوٹ سے ۵ دور رات کے ۸ بجے کے قریب کار کا حادثہ پیش آگیا جس کے نتیجہ میں میرا چھوٹا بھانجہ عزیز نصیر الدین ہمایوں (عمر قریباً ۹، ۱۰ سال) وفات پاگیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

ہمشیرہ کا بڑا لڑکا شدید زخمی ہوا مگر اب خطرے کی حالت سے باہر ہے۔ میری ہمشیرہ اس اندوہناک غم سے نڈھال ہے۔ احباب جماعت سے التماس ہے کہ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس المناک صدمہ پر صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے لئے خیر و برکت کے سامان پیدا کرے اور یہ مرحوم اور معصوم بچہ اپنے والدین اور عزیزوں کے لئے اللہ تعالیٰ کی رحمت و بخشش کا موجب ثابت ہو۔ آمین

(برحمتک یا ارحم الراحمین)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴